سوال۴: درج ذیل الفاظ وتراکیب کے معنی لکھیے :

تفریح-صدرنشیں-ریاضِ مسلسل-ابہام-متشاعِر

سوال۵: درج ذیل جوابات میں سے درست جواب پر(✓) کا نشان لگائیے:

(الف) اس نظم میں لفظ ''مشاعَرہ'' سے مراد ہے:

(۱)شعر سننے سنانے کی محفل (۲) کرکٹ کا کھیل

(۲)صرف تفریح (۳)مصروفیت

(ب) کرکٹ کی طرح مشاعَرے میں بھی ہوتا ہے:

(۱)امپائر (۲) کپتان (۳)صدرنشیں (۴)پلییَر

(ج) یہ نظم مضمون کے لحاظ سے ہے:

(۱)سنجیدہ (۲)علمی (۳)مزاحیہ (۴)سیاسی

(د) اس نظم میں پلییَر سے مراد ہے:

(۱) کھلاڑی (۲)شاعر (۳) کپتان (۴)امپائر

سوال:۶ آپ کا''پسندیدہ کھیل'' کون سا ہے؟ ایک سو الفاظ کا مضمون لکھیے ۔

سرگرمی

طلبہ مختلف مزاحیہ شعرا کے دیوان لے کر ان میں سے کوئی مزاحیہ نظم منتخب کر کے اپنی ڈائری میں لکھیں اور استاد/ استانی کو دکھائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

(۱) کسی اور شاعر کی مزاحیہ نظم لا کر طلبہ کو سنائیے۔

(۲) جماعت میں ایک مزاحیہ مشاعرہ طلبہ کے ذریعے منعقد کیجیے۔

حصۂ غزل

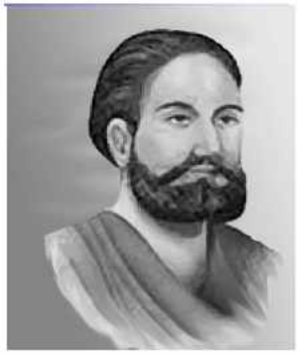

میر تقی میرؔ

ولادت: ۱۷۲۳ء　　وفات: ۱۸۱۰ء

میر تقی میرؔ آگرے میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد میر متقی ایک درویش صفت انسان تھے۔ میرؔ ابھی نوعمر ہی تھے کہ والد کا انتقال ہوگیا۔ روزگار کی تلاش میں دہلی آ گئے۔ یہاں سراج الدین آرزوؔ کے شاگرد ہو گئے۔ دہلی کے حالات جب بہت خراب ہو گئے تو لکھنؤ میں نواب آصف الدولہ کے پاس آئے۔ انھوں نے میرؔ کی بڑی قدر کی اور وظیفہ مقرر کر دیا۔ میرؔ نے لکھنؤ ہی میں وفات پائی۔

کو خُدائے سخن کہا جاتا ہے۔ ان کی غزلوں میں انسانی جذبات، درد و غم، خودداری، توکّل، قناعت اور دنیا کی حقیقت پائی جاتی ہے۔ زبان صاف اور سادہ ہے۔ ان کے علمی سرمائے میں چھے دیوان، اردو شعرا کا ایک تذکرہ، متعدد مثنویاں اور مرثیے، ایک سوانح حیات اور ایک فارسی دیوان شامل ہیں۔ میر تقی میرؔ کا سارا کلام ''کُلیّاتِ میرؔ'' کی صورت میں موجود ہے۔ یہ غزل اِسی کُلیات سے لی گئی ہے۔

غزل

حاصلاتِ تعلّم: یہ غزل پڑھ کر طلبہ: (۱) مطلعے کی تعریف اور نشان دہی کر سکیں۔
(۲) غزل سے محظوظ ہو سکیں۔ (۳) نظم اور غزل کا فرق جان سکیں۔

فقیرانہ آئے صَدا کر چلے
میاں خوش رہو ہم دعا کر چلے

جو تجھ بِن نہ جینے کو کہتے تھے ہم
سو اس عہد کو اب وفا کر چلے

دِکھائی دیے یوں کہ بے خُود کیا
ہمیں آپ سے بھی جُدا کر چلے

جَبیں سجدہ کرتے ہی کرتے گئی
حقِ بَندگی ہم ادا کر چلے

کہیں کیا جو پوچھے کوئی ہم سے مؔیر
جہاں میں تُم آئے تھے، کیا کر چلے؟

(ماخوذ از: کُلیاتِ مؔیر)

مشق

سوال۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) غزل کے مطلعے کی وضاحت کیجیے۔

(ب) آپ کو اس غزل کا کون سا شعر زیادہ پسند ہے اور کیوں؟

(ج) درج ذیل الفاظ و مرکبات کے معنی لکھیے:

فقیرانہ-عہد- بے خود-جبیں-حقِ بندگی

(د) ساخت کے لحاظ سے غزل اور نظم کا فرق بتائیے۔

سوال۲: اِس غزل کے مصرعے ذہن میں رکھتے ہوئے کالم (الف) کے الفاظ کالم (ب) سے ملائیے:

(الف)	(ب)
دکھائی دیے یوں	کیا کر چلے
جہاں میں تم آئے تھے	ہم دُعا کر چلے
فقیرانہ آئے	کہ بے خود کیا
میاں خوش رہو	صدا کر چلے

سوال۳: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

(الف) اس غزل میں لفظ ''میاں'' استعمال ہوا ہے:

(۱) بزرگ کے لیے (۲) شوہر کے لیے (۳) ذات کے لیے (۴) بچّوں کے لیے

(ب) مؔیر کے کلام کی نمایاں خصوصیت ہے:

(۱) سنجیدگی (۲) درد و غم (۳) مزاح (۴) شگفتگی

(ج) اس غزل میں شاعر نے بات کی ہے:

(۱) حقِ بندگی کی (۲) جبیں کی (۳) دعا کی (۴) وفا کی

(د) کسی ایک چیز کو دوسری چیز کے مانند قرار دینا کہلاتا ہے:

(۱) مبالغہ (۲) کنایہ (۳) تشبیہ (۴) تلمیح